رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۵ | ۱۸-۱ اگست ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۸ شوال ۱۳۳۵ھ | نمبر ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

۱۵-۱۶ تاریخ کی درمیانی رات کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی طبیعت زیادہ علیل ہوگئی۔ بہت تیز بخار ہوگیا۔ ۱۶ کو حضور نماز میں پڑھانے کے لئے باہر تشریف نہ لاسکے۔ اور ۱۷ کو خطبہ جمعہ بھی قاضی امیر حسین صاحب نے پڑھا۔ اور نماز بھی انہوں نے ہی پڑھائی اب خدا کے فضل سے آگے سے آرام ہے۔ مگر تپ ابھی تک اترا نہیں۔ صبح کے وقت کم ہو جاتا ہے۔ اور پھر دن کو بڑھنے لگتا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت بخشے۔

میر قاسم علی صاحب۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ کنجاہ ضلع گجرات ایک جلسہ کی تقریب پر بھیجے گئے ہیں مولوی سید سرور شاہ صاحب و چوہدری فتح محمد صاحب کشمیر تشریف لے گئے ہیں۔

ہفتہ گذشتہ میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے

اخبار احمدیہ

ظفروال میں آریوں سے مباحثہ

۱۰-۱۱-۱۲ اگست کو ظفروال ضلع سیالکوٹ میں آریوں اور احمدیوں کا مباحثہ تھا۔ بحث تین مضامین پر تھی (۱) تناسخ (۲) قدامت روح و مادہ (۳) قرآن اور وید کا مقابلہ۔ احمدیوں کی طرف سے مناظر صرف جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق تھے۔ اور آریوں کی طرف سے چار (۱) ڈاکٹر لکشمی دت صاحب ایڈیٹر مسافر آگرہ (۲) پنڈت دہرم دیر صاحب (۳) لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر بجلی لاہور (۴) شانتی سروپ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تینوں مضامین میں احمدیوں کو جو کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر مضمون پر آریوں کی طرف سے نیا مناظر پیش ہوتا رہا۔ پبلک پر ان کی

حقیقت کھل گئی

راولپنڈی

جناب حافظ جمال احمد صاحب مبلغ راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں کہ دو تین شخص زیر تبلیغ ہیں خدا ہدایت دے۔

سرکار کی فتح کے لئے جلسے اور دعا

میرٹھ سے جناب حامد حسین خان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۴ اگست ۱۹۱۷ء نماز ظہر کے بعد احمدی احباب جمع ہوئے۔ اور سرکار کی فتح کے لئے دعا کی گئی۔ اور گورنر جنرل کو تار دیا گیا۔ نیز سید محمد لطیف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ گوکھووال ضلع لائلپور تحریر فرماتے ہیں کہ ۴ اگست کو جماعت گوکھووال نے سرکار کے لئے دعائے ظفر مندی کی۔

پتے مطلوب ہیں

برادر محمد بریل صاحب نکول ماسٹر سکرنڈ (ملک سندھ) ضلع نواب شاہ کو اس علاقہ کے احمدیوں کے پتے مطلوب ہیں۔ کیونکہ وہ ایک باقاعدہ

انجمن بنانا چاہتے ہیں۔ احباب ان سے مندرجہ بالا پتہ سے خط و کتابت کریں۔

ولادت | مکرم بابو گلاب خانصاحب پوسٹ ماسٹر رہتک کے ہاں ۲۲۔ جولائی ۱۹۱۶ء کو اور مرزا محمد حسین صاحب احمدی کے ہاں ۴۔ اگست کو اور مستری دین محمد صاحب قادیان کے ہاں ۸۔ اگست کو لڑکا پیدا ہوا خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواست دعا | مکرمی مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھ سے اپنی اہلیہ اور لڑکی کے بیمار ہونے کی اور ملک سراج الدین صاحب سمڑیال سے اپنی بیماری کی اطلاع دیکر درخواست دعا صحت کرتے ہیں۔ نیز برادرم ملک شیر زمان صاحب پر جوڑوں کی بیماری نے پھر حملہ کیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص بھائی کو صحت بخشے۔

نماز جنازہ | چوہدری عبدالحی خانصاحب پوسٹ ماسٹر بنگہ کاٹھگڑھ سے لکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالقیوم خاں جو بڑے نیک اور مخلص احمدی تھے بعمر ۳۵ سال ۹۔ اگست کو فوت ہوگئے احباب جنازہ پڑھیں

ترقی اسلام کی اطلاعیں | ۱۔ کوئی صاحب جلسہ کی تاریخیں خود مقرر نہ کریں۔ انعقاد جلسہ کی تجویز کے قادیان سے منظور کیے جانے کے کم از کم ایک ماہ بعد تاریخ جلسہ آنی چاہیے۔

۲۔ ترقی اسلام کے ماتحت قادیان میں ایک نائٹ سکول اکتوبر ۱۹۱۶ء میں کھلنے والا ہے۔ جو صاحب داخل ہونا چاہیں وہ اپنی اپنی درخواستیں سکرٹری ترقی اسلام کے نام ارسال کریں۔ (مکمل دیکھو الفضل ۷۔ اگست ۱۹۱۶ء)

۳۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی مدارس احمدیہ میں بیرونجات کے معاینہ وغیرہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں مدرسین و دیگر کارکنان مدارس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ (شیر علی سکرٹری - ترقی اسلام - قادیان)

ڈاک کے قواعد | جناب مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں کہ:- احباب اپنے ہر ایک خط میں جواب کے واسطے اپنا پورا پتہ لکھا کریں یہ خیال نہ کیا کریں کہ پچھلے خط میں پورا پتہ لکھ دیا تھا اور مفتی صاحب کو یاد ہوگا کثرت خط و کتابت میں بہتوں کیلئے یاد رہنا مشکل اور پچھلے خط عموماً محفوظ بھی نہیں رہتے۔

فہرست نومبائعین

بابت ماہ اگست ۱۹۱۶ء

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۶ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں ان کو شائع کردیا جاتا ہے اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

نمبر	نام	مقام
۸۸۴	دختر مستری نظام الدین صاحب	پٹیالہ
۸۸۵	نورنگ زیب صاحب	جالندھر
۸۸۶	عبدالرشید صاحب	گورداسپور
۸۸۷	اہلیہ صاحبہ مولوی سراج الحق صاحب	پٹیالہ
۸۸۸	مستری عبدالعزیز صاحب	سیالکوٹ
۸۸۹	ام کلثوم صاحبہ	بھاگلپور
۸۹۰	امام الدین صاحب	گوڑگانوں
۸۹۱	ہمشیرہ غلام غوث صاحب	ملتان
۸۹۲	احمد دین صاحب	شاہ پور
۸۹۳	مفتی محمد برکت علی صاحب	امرتسر
۸۹۴	محمد شفیع صاحب	سیالکوٹ
۸۹۵	مائی بختاور	خیرپور میرس
۸۹۶	مساۃ اللہ جوائی	گوجرانوالہ
۸۹۷	مساۃ فضلاں	؍؍
۸۹۸	اہلیہ منشی گوہر علی صاحب	سیالکوٹ
۸۹۹	بنت ؍؍	؍؍
	اہلیہ چراغ الدین صاحب	؍؍
۹۰۰	عنایت اللہ صاحب	؍؍
۹۰۱	چوہدری نذیر حسین صاحب	؍؍
۹۰۲	والدہ چوہدری محمد شریف صاحب	؍؍
۹۰۳	محمد لطیف صاحب	؍؍
۹۰۴	غلام سرور صاحب	؍؍
۹۰۵	والدہ محمد لطیف صاحب	سیالکوٹ
۹۰۶	مساۃ وسیم النساء خاتون والدہ مولوی عبداللطیف صاحب	چاٹگام
۹۰۷	مساۃ شمس النساء خاتون اہلیہ ؍؍	؍؍
۹۰۸	عبیدہ خاتون	؍؍
۹۰۹	حبیب الرحمن صاحب	؍؍
۹۱۰	نمبردار جان محمد صاحب	جالندھر
۹۱۱	منشی برکت علی صاحب	؍؍
۹۱۲	والدہ مرزا عبدالرحمن صاحب	چونی لاہور
۹۱۳	والدہ مرزا سلطان احمد صاحب	؍؍
۹۱۴	مرزا محمد حسین صاحب	؍؍
۹۱۵	ہمشیرہ ؍؍	؍؍
۹۱۶	اہلیہ میاں فیض احمد صاحب	؍؍
۹۱۷	اہلیہ محمد حسین صاحب	پٹیالہ
۹۱۸	مولوی جیدی خاں صاحب	جالندھر
۹۱۹	محمد الدین صاحب	؍؍
۹۲۰	مولوی علی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں
۹۲۱	عبدالرحمن صاحب	جہانسی
۹۲۲	ٹیلر ماسٹر غلام رسول صاحب	سیبی
۹۲۳	رئیس الدین صاحب	بنگالہ
۹۲۴	اہلیہ ؍؍	؍؍
۹۲۵	قمرالدین خاں صاحب	؍؍
۹۲۶	حسن محمد صاحب	حیدرآباد دکن
۹۲۷	نمبردار خیرا صاحب	پٹیالہ
۹۲۸	اہلیہ محمد یوسف صاحب	؍؍
۹۲۹	اسمٰعیل صاحب	پٹیالہ
۹۳۰	اسمٰعیل ثانی	؍؍
۹۳۱	اہلیہ ؍؍	؍؍
۹۳۲	حسینا صاحب	؍؍
۹۳۳	ابراہیم صاحب	؍؍
۹۳۴	محمد علی صاحب	جموں
۹۳۵	جلال دین صاحب	؍؍
۹۳۶	نظام الدین	گوجرہ
۹۳۷	اہلیہ	؍؍
۹۳۸	محمد اکرم	گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ - اگست ۱۹۱۷ء

نمائش لنڈن

پادریوں کا اسلام پر حملہ

غلامی

(نمبر اول)

بعض شہروں کی طرف سے لنڈن میں ایک نمائش ہو رہی ہے اس میں جیسا کہ مفتی محمد صادق صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کے خط سے ظاہر ہے۔ ایک حصہ میں افریقہ کے ایک گاؤں میں غلام پکڑنے کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اور اسکے اوپر لکھا ہے Moslem slave raid یعنی "اسلامی حملۂ غلامی"۔ اس پر مفتی صاحب نے اسکے منتظم پادری کو جب توجہ دلائی۔ تو اس نے یہ جواب دیا کہ یہ اشتہار نویس کی غلطی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اشتہار نویس نے اشتہار لکھ کر دیتے وقت یہ شرط بھی کر دی تھی کہ کوئی پادری صاحب اس اشتہار کو نہ پڑھیں اور انہیں بند کر کے اس اشتہار کو تقسیم کر دیں۔ اور نمائش کے دروازہ پر چسپاں کر دیں۔ یہ پادری صاحبان جنھوں نے اسلام کو ایسے بُرے رنگ میں اہل انگلستان کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ عذر نہیں کر سکتے کہ یہ ایسی معمولی غلطی ہے کہ اس کی طرف ان کا خیال ہی نہیں گیا۔ انگلستان میں اسوقت غلامی کی نسبت جو نفرت پھیلی ہوئی ہے۔ وہ وہیں کے رہنے والے پادریوں سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی۔ اور افریقہ میں جس طرح غلام پکڑے جاتے ہیں۔ اس کی دردناک اور خطرناک کیفیت کی نسبت بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ پادری جنھوں نے اس واقعہ کو نمائش میں دکھانے کے لئے چنا۔ اور روزانہ ہزاروں لاکھوں کو اس سے آگاہ کیا۔ خود اس کارروائی کے گھنونے پن سے ناواقف ہیں

پس جبکہ دونوں باتیں پادریوں کی نگہ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتیں تو غلامی سے سخت متنفر ملک میں غلامی کے بدترین اور ظالمانہ طریق کو نمائش گاہ میں دکھانا اور اس پر "اسلامی حملہ غلامی" لکھنا ایک نادانستہ غلطی نہیں کہلا سکتی۔ یہ پادری صاحبان تو خود انگلستان کے رہنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو کبھی بھی انگلستان نہیں گئے وہ بھی اس کیفیت کو بآسانی اپنے ذہن میں لا سکتے ہیں۔ جو اس وقت سیر کنندگان کے دل میں پیدا ہوتی ہوگی۔ جب وہ چند جھونپڑیوں کے سامنے جو درختوں کے نیچے ان ہی کی چھال وغیرہ سے بنالی گئی ہیں یا چند خیموں کے سامنے کچھ تندرست (گو سیہ فام) اور بشاش و خنداں (گو بدصورت) بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے ہونگے۔ اور بچوں کی معصومیت اور بیفکری ان کے قلوب پر اثر کرنے لگتی ہوگی۔ اور اپنے ایام طفولیت ان کے ذہنوں میں اپنے خوش آئند اثرات پیدا کرنے لگتے ہونگے اور عین محویت کے عالم میں ان کو دور سے چند سوار اپنے سونٹوں پر کپڑے لپیٹے نیزہ یا بندوقیں ہاتھوں میں لئے گھوڑ دوڑاتے نظر آتے ہوں گے۔ اور ان کھیلتے ہوئے بچوں کو جو ریت کے مکان بنا رہے تھے۔ اور ایک دوسرے پر ریت کے گولے پھینک رہے تھے۔ وہ دیکھتے ہونگے۔ کہ ان میں سے بڑے بڑے لڑکے تو اپنی خوشی اور کھیل کو بھول کر فوراً اس جگہ کو چھوڑ کر ان جھونپڑیوں کی طرف بھاگ گئے۔ جہاں ان کو اپنے ماں باپ کی آغوش میں پناہ ملنے کی امید ہے۔ اور چھوٹے بچے جو ان سواروں کے ارادہ سے بالکل ناواقف تھے۔ ایک طرف تو اپنے سے بڑے لڑکوں کی گھبراہٹ پر حیران ہیں۔ دوسری طرف ان سواروں کی چابکدستی کو دیکھ کر ایک نئی قسم کی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور خوشی اور حیرت دونوں کے اثرات ایک ہی وقت میں ان کے چہروں سے عیاں ہیں۔ اور پھر وہ لوگ جب اس خوشی و حیرت کے مخلوط نظارہ میں ان بڑھنے والے سواروں کو دیکھتے ہوں گے کہ انہوں نے اتر کر ان بچوں کی یکدم مشکیں کس لیں۔ اور اٹھا کر اپنے پیچھے سوار کر کے جدھر سے آئے تھے۔ ادھر کو ہی روانہ ہو گئے۔ اور وہ بچہ جو تھوڑی دیر پہلے خوشی و بے فکری کی تصویر تھے۔ وہ اول تو حیرت کی مجسم تصویر بن گئے۔ اور جب انہوں نے دیکھا۔ کہ کوئی بلا آسمانی ان کو پکڑ کر ان کے گھروں سے دور ہی دور لئے جاتی ہے۔ اور ان کی ماؤں اور ان کے باپوں بہنوں اور

بھائیوں سے وہ شاید ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ تو اس وقت ان کا چیخنا اور چلانا اور ہاتھ پاؤں مارنا اور اپنی بچپن کی سادگی میں خیال کرنا کہ شاید اس طریق سے ہم اپنے گرفتار کرنے والوں کے پنجوں سے رہائی پا جائینگے۔ اور ان کی ان حرکات سے تنگ آ کر ان ظالم ڈاکوؤں کا ان کو ڈانٹنا اور مارنا غضب اور جوش کے جس انتہائی نقطہ تک ان دیکھنے والوں کو پہنچا دیتا ہوگا اس کا قیاس کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور اس غیظ و غضب کی حالت میں انکی نظر جب ان موٹے حروف پر پڑتی ہوگی۔ جو اس حصہ نمائش کے کام کے جاننے کے لئے نہایت خوشنما کر کے لگائے گئے ہونگے۔ یعنی "اسلامی حملۂ غلامی" تو اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی نسبت ان لوگوں کے جذبات کیا ہوتے ہونگے؟ اور اگر انہی جذبات کا بھڑکانا پادریوں کے مدنظر نہیں تھا تو کیوں انہوں نے نمائش میں اس واقعہ کو پیش کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیسا بھیانک کر کے اس واقعہ کو پیش کیا ہوگا۔ لیکن اس کی عام کیفیت ہی ایسی بھیانک ہے۔ کہ دل میں کپکپی پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور خواہ کسی صورت میں بھی اس واقعہ کو پیش کیا جاوے۔ جو لوگ اس کیفیت سے آگاہ ہیں۔ ان کے ذہنوں میں سب نقشہ خود بخود جم جاتا ہے۔ اور سالقہ علم سب تفصیلات کو ان کی آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے ؎

ان پادریوں کی نسبت ہم یہ خیال نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے اس قدر روپیہ صرف تماشہ دکھانے کے لئے صرف کیا ہوگا۔ بلکہ پادریوں کی سب کوششوں میں ایک ہی غرض پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ مسیحیت کی اشاعت ہے۔ ہماری نظر سے وہ تمام کوششیں پوشیدہ نہیں ہیں۔ جو متواتر سات سال سے افریقہ میں اشاعت مسیحیت کی نسبت کی جا رہی ہیں اور ایڈنبرا کی کانفرنس اور جرمن قیصر کے پاس پادریوں کا ڈپوٹیشن ابھی ہمیں بھولا نہیں۔ ہمیں وہ اپیلیں اچھی طرح یاد ہیں۔ جو عالم مسیحی کے سامنے افریقہ میں کام کرنیوالے پادریوں نے کی تھیں۔ اور جنہیں اسلام کی افریقہ میں ترقی کے خطرات کو ایسے پیرایہ میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ جس سے ہر طبقہ کے لوگوں میں جوش پھیل جاوے۔ رسالہ مسلم ورلڈ نے جو جوش و خروش اس کے متعلق دکھایا تھا۔ وہ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ اسلام کے مقابلہ

کے لئے کسی طریق کے استعمال سے پرہیز نہیں کیا جاویگا۔

یورپ پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کیگئی تھی۔ کہ اسلام کی ترقی افریقہ میں مسیحی سیاست کیلئے ایک خطرناک چوٹ اور تہذیب و شائستگی کی ترقی کے رستہ میں روک ہوگی۔ تعلیم و تربیت کی امیدیں خاک میں مل جائینگی۔ اور اس طرح سیاسی۔ تمدنی۔ تعلیمی۔ اخلاقی اصلاح کے لئے کام کرنے والے اور ان سے دلچسپی رکھنے والوں کے دلوں میں اسلام سے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کیگئی۔ تا وہ مسیحی پادریوں کی اپنے مال اور اپنے رسوخ سے مدد کریں۔ اور اس طرح اسلام کی ترقی کو افریقہ میں روک دیں۔ گو یہ اسلامی ترقی کا شور خود ایک بناوٹ تھی۔ جسکے متعلق ہم کبھی آئندہ لکھیں گے۔ اور اسوقت مسلمانان ہند کو جو افریقہ کے مسلمان ہونے کے خوش آیند خواب دیکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوگا کہ وہ کس دھوکے میں تھے۔ اور حقیقت حال کیا تھی ؛

جب ایک مدت کی کوشش کے بعد یہ معلوم کیا گیا کہ صرف لفاظی سے یہ کام نہیں نکل سکتا۔ اور یورپ اب اسلام سے کسی قدر زیادہ واقف ہو گیا ہے۔ تو یہ تدبیر اختیار کی گئی۔ کہ نمائش میں ایسی باتیں دکھائی جائیں۔ جو طبائع میں جوش پیدا کرنے والی ہوں۔ کیونکہ سننے کے متعلق دیکھنے کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے ؛

اور یہ پہلی کوشش نہیں۔ جو اسلام کے خلاف کی گئی ہو۔ بلکہ ایک عرصہ دراز سے بعض لوگوں نے اس کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف اہل یورپ میں بدظنیاں پھیلاتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام سے ان کو دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ صرف مذہب کے حق میں ہی برا نہیں ہوتا۔ بلکہ سیاست کے لحاظ سے بھی برا ہوتا ہے۔ اور جو لوگ امن عامہ کے متمنی ہیں۔ اور صلح کے دلدادہ ہیں۔ وہ خواہ کسی مذہب یا قوم کے ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی غلط بیانیوں کی تردید کریں۔ اور اس قسم کی حرکات سے ان لوگوں کو روکیں۔ جو اپنے نفع کے مقابلہ میں دنیا کے امن کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔ ہمیں یاد ہے کہ زمیندار اخبار کے بعض ایسے ہی مضامین پر جن میں بعض اہل انگلستان کی تمدنی برائیوں کو نمک مرچ لگا کر بیان کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ پنجاب نے نوٹس لیا تھا۔ اور اسے سخت تنبیہ کی تھی۔ کہ اس طرح حکام سے نفرت پیدا ہو کر امن میں خلل واقع ہوگا۔ اور ہم نے اس وقت بھی گورنمنٹ کے اس فعل کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا تھا۔ کیونکہ اس کے بغیر امن کا تحفظ مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انگلستان کا غیر متعصب طبقہ اس موقعہ پر ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے چند شریروں کے ایک نامعقول فعل کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف منسوب کر کے مسلمانوں سے اہل انگلستان کو بدظن کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی آواز اٹھائے گا۔ بلکہ ہم خوشی سے کہہ سکتے ہیں کہ اسکے آثار شروع بھی ہو گئے ہیں۔ اور مفتی صاحب نے جو مختصر چٹھی اس حرکت کے خلاف اخبارات کو بھیجی تھی۔ اس کو بعض بڑے بڑے اخبارات نے شایع کر دیا ہے۔ جنمیں سے دو اخبارات ڈیلی میل اور سٹار کا علم اس وقت تک ہمیں ہوا ہے ؛

ہمارے نزدیک مسلمانوں کے وہ سیاسی لیڈر جو ہوم رول یا ایسی ہی دیگر اغراض کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے مقصد تک پہنچنے کے لئے یہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اور اسکے حکام سے ہندوستانیوں کو بدظن کیا جاوے۔ اگر اس بات پر زور دیں کہ ہندوستانیوں کی نسبت جو بدظنی یورپ میں بعض جماعتوں کی طرف سے پھیلائی جاتی ہے۔ اس کے دور کرنے کی کوشش کریں۔ تو یہ طریق ان کے لئے حصول کامیابی کا زیادہ عمدہ ذریعہ ہو گا۔ مثلاً اسی مثال کو لے لو۔ جب اہل انگلستان کا ایک کثیر حصہ ہندوستان کی آبادی کے ایک تہائی حصہ کو اسی قسم کے اخلاق کا نمونہ خیال کریگا۔ جو اسلامی حلۂ غلامی میں اسنے دیکھے ہونگے۔ تو کیا وہ اس بات کو پسند کریگا کہ ایک یورپین اس قسم کے آدمی سے ملکر کام کرے ؛

اور اس قسم کے حملوں کا اسلام ہی شکار نہیں۔ بلکہ باقی مذاہب کے ساتھ بھی اپنے اپنے موقعہ پر ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ تا ابنائے وطن کو دکھایا جاوے کہ غیر ممالک میں مسیحیت کے پھیلانے کی کیسی سخت ضرورت ہے۔ اور جو لوگ دوسرے مذاہب کے تو کیا اپنے مذہب سے بھی اچھی طرح واقف نہیں وہ ان باتوں سے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ واقعہ میں ان مذاہب میں سخت اندھیر ہے۔ حالانکہ یا تو وہ بات جو بتائی جاتی ہے۔ سرے سے ہی غلط ہوتی ہے یا اس مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض شریروں کی کارروائی ہوتی ہے۔ اور کونسا مذہب ہے جسمیں بعض لوگ قانون شریعت کے قانون اخلاق کے توڑنیوالے نہ ہوں۔ کیا اب جرمن کے ظالمانہ حملہ کو مسیحی حملہ کہا جا سکتا ہے۔ جسطرح جرمن اور آسٹریا کی کارروائیوں کو مسیحی بد عملیاں نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح بعض مسلمانوں یا ہندوؤں کی بدکاریوں کو اسلام اور ہندو مذہب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور جیساکہ مفتی صاحب نے ڈیلی میل کو لکھا ہے اس حلۂ غلامی سے بدتر جو افریقہ میں بعض مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (حالانکہ صرف مسلمان ہی اسکے مرتکب نہیں۔ بلکہ افریقہ کے بعض مسیحی اور پھر بت پرست اقوام بھی اسکی مرتکب ہیں) خود یورپ میں ایک غلامی کا رواج ہے جسے سفید غلاموں کی تجارت کہتے ہیں پچھلے دنوں اس بات کا انکشاف بعض لوگوں کے ذریعہ سے ہوا ہے کہ یورپ میں بعض لوگوں نے یہ پیشہ بنا رکھا ہے کہ بچوں کو ورغلا کر اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور بڑے ہونے پر ان سے شرمناک پیشہ کرواتے ہیں) اور جس کا پچھلے دنوں گورنمنٹ کو علم ہونے پر اس کے انسداد کی طرف اسے توجہ مبذول کرنی پڑی تھی۔ تو کیا اسے سفید غلاموں کی مسیحی تجارت کہنا درست ہو گا۔ ہرگز نہیں جس طرح بعض مسیحیوں کے افعال مسیحیت اور سب مسیحیوں کی طرف منسوب نہیں کئے جا سکتے۔ اسی طرح بعض مسلمانوں کے افعال اسلام اور سب مسلمانوں کی طرف منسوب نہیں کئے جا سکتے۔ اور اس کا نتیجہ سوائے بدظنی پھیلنے اور آپس کے تعلقات کی کشیدگی کے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ اور اسوقت جبکہ گورنمنٹ برطانیہ اور اسکے ماتحت دوسری گورنمنٹیں اپنا پورا زور اس بات کیلئے خرچ کر رہی ہیں کہ برٹش رعایا خواہ کسی علاقہ کی رہنے والی ہو۔ اور کسی مذہب کی پابند ہو۔ اس میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا جاوے۔ اور تمام حکومت برطانیہ کے باشندوں کو ایک سلک میں پرو دیا جاوے۔ ایسے وقت میں اس قسم کی حرکات جن سے محبت بڑھنے کی بجائے نفرت پیدا ہو۔ نہایت ہی قابل نفرت اور قابل افسوس ہیں۔ اور انکے مرتکب کسی تحسین کے مستحق نہیں ہو سکتے ؛

ہم امید کرتے ہیں کہ وہ گروہ پادریان جنہوں نے اپنا مقصد ہی یہ ٹھہرا لیا ہے کہ مسیحیت کو دیگر مذاہب سے لڑوائیں وہ آئندہ زمانہ کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ اور اخلاق حسنہ کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینگے۔ ورنہ اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ انکے اپنے ابنائے وطن اور ہم مذہب ہی انکو مجبور کرینگے کہ وہ اپنا رویہ بدلیں ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

اسلام کی وجہ سے کوئی شرمندہ نہیں ہو سکتا

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۳ ؍ اگست ۱۹۱۷ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے لئے ایک ایسا دین نازل فرمایا ہے کہ جس پر چلنے کی وجہ سے ہمیں کسی مجلس اور کسی مقام پر کسی تذکرہ کے دوران میں اس طرح ذلت نہیں اٹھانی پڑتی جس طرح دوسرے لوگوں کو جنہوں نے اپنے عقلی ڈھکوسلوں سے مذہب بنائے ہیں یا الٰہی مذاہب کو اپنی تحریفات سے گھناؤنا بنا دیا ہے۔ اگر ہم بھی اسلام کو ایسا ہی کر دیتے یا اسلام ایسا ہی ہوتا۔ تو ہمیں بھی ہر مقام پر شرمندہ ہونا پڑتا۔ مگر اسلام کی کوئی بات ایسی نہیں جس پر وہ شخص جو عقل رکھتا ہو۔ ضد و تعصب سے الگ ہو۔ اعتراض کر سکے ۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم الحمد سے شروع کیا گیا ہے یعنی قرآن کی کوئی تعلیم ایسی نہیں جس پر ایک قرآن کے سچے پیرو کو شرمندہ ہونا پڑے۔ اور اس کے منہ سے خدا کی تعریف نہ نکلے۔ اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کا زبردست جواب بھی اسی جگہ ملیگا۔ قرآن کو لیکر دہریوں میں چلے جاؤ۔ قرآن کو لیکر عیسائیوں اور یہودیوں میں چلے جاؤ۔ قرآن کو لیکر سکھوں اور آریوں میں چلے جاؤ۔ غرض قرآن کو لیکر تمام مذاہب کے پاس چلے جاؤ۔ کہیں بھی اسکی کسی تعلیم کی وجہ سے تم شرمندہ نہیں ہو سکو گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسکے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی کامل تعلیم رکھی ہے۔ اور ایسے پاک اور اعتراضوں سے بالا مسائل بیان فرمائے ہیں کہ ان پر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ اسلام کے خطرناک دشمن بیسیوں سال کی کوشش اور تلاش کے بعد کوئی اعتراض کرتے ہیں مگر اس چھوٹی سی کتاب میں اس کا رد موجود ہوتا ہے۔ پھر کسی لمبی تحریر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے اشاروں میں ہی وہ بات حل ہوتی ہے ۔

پس اسلام ہی ایک ایسا پاک مذہب ہے کہ اسکے کسی عقیدہ کو بیان کرتا ہوا انسان کہیں شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ عبادات کے بیان میں شرمندگی نہیں۔ عقائد ایسے صاف اور پر حکمت ہیں کہ ان کے بیان کرنے میں ہمیں ایک ذرہ بھر شرمندگی نہیں۔ اعمال کو لو۔ یا کسی اور تعلیم کو لو۔ خدا کے ساتھ انسان کے کیسے تعلقات ہوں بڑوں کے ساتھ کیسے تعلقات ہوں۔ اور چھوٹوں کے ساتھ کیسے۔ اسی طرح سیاسی تعلیم کو لو۔ غرض کسی پہلو کی تعلیم ہو۔ دشمن کو اس پر اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔

لیکن دیگر مذاہب کی یہ حالت نہیں بلکہ اسکے برعکس ہے وہ اپنی تعلیم کو سمجھدار لوگوں کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ انکی باتیں لوگوں کو ان پر ہنسی کا موقعہ دیتی ہیں۔ مثلاً عیسائی ہیں وہ کہتے ہیں کہ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس یہ تینوں ملکر ایک خدا ہوئے اور تینوں الگ الگ بھی خدا ہیں۔ مگر یہ کہاں کا حساب ہے۔ کہ تین ملکر ایک ہوتا ہے اور ایک عیسائی کا یہ عقیدہ خود اس کو شرمندہ کرتا۔ اور اس کا نفس اسکو ملامت کرتا ہے۔ کیونکہ کسی کی عقل میں اس کی اثبات کا آنا تو الگ رہا۔ خود اس کی عقل میں بھی نہیں آسکتی۔ اور کسی طرح سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ غرض ہر مجلس میں خواہ وہ عالموں کی ہو یا جاہلوں کی ان کے اثبات پر شرمسار [illegible] جائیگا ۔

اسی طرح ہندو مذہب الہامی ہے۔ وہ بھی اپنے مذہب کے عقائد کو صاف طور پر اور بلا کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے بیان کر سکے۔ یہ ممکن نہیں مثلاً تناسخ کا مسئلہ ہے یا نیوگ کا۔ جب نیوگ کا مسئلہ اول اول ظاہر کیا گیا۔ تو آریوں نے اس پر بڑا فخر کیا۔ مگر جب حضرت مسیح موعود نے اسکی حقیقت کھولکر رکھدی تو اب اس پر کبھی تقریر نہیں کرتے اور نہ اسے علی الاعلان پیش کرتے ہیں۔ مگر اسلام کی کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جسکو چھپانے کی ضرورت پڑے یا جسکے اظہار پر شرمندگی دامنگیر ہو۔ دوسرے مذاہب کو یہ فخر حاصل نہیں ہے ۔

مفتی صاحب نے ایک پادری کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے میری گفتگو ہو رہی تھی۔ اور وہ رومن کیتھولک تھا۔ اس گفتگو کو سنکر ایک دوسرا شخص مفتی صاحب کو الگ لے گیا اور کہا کہ آپ نے اس پادری کی خوب خبر لی ہے۔ مگر میں آپکو ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آپ جانتے ہیں یسوع بے گناہ تھا۔ اور باقی سب انسان گنہگار اسلئے گنہگار کی نجات بے گناہ کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) گناہ گار تھے۔ اسلئے انکے ذریعہ تو نجات ہو نہیں سکتی۔ اس لئے نجات دہندہ یسوع ہی ہوا۔ اس پر مفتی صاحب نے وہی حربہ چلایا۔ جو ہمارا مشہور حربہ ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ آدم نے جو گناہ کیا۔ اس کا ذریعہ حوا ہوئی تھی یا نہیں؟ اور اگر مرد حضرت آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے گنہگار ہیں تو عورت جو حوا کی قائم مقام ہے۔ کیوں گنہگار نہیں۔ پس مسیح صرف عورت کے بطن سے ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوئے۔ مفتی صاحب کا یہ کہنا تھا کہ وہ سرپٹ دوڑا۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ وہ ایک گرجا میں جا گھسا۔ اور منت کرنے لگا۔ آپ جانے دیجئے۔

ایک اور پادری صاحب کے متعلق مفتی صاحب نے مزیدار گفتگو لکھی ہے جو بالکل لاجواب ہو گیا (یہ گفتگو دوسری جگہ درج ہے۔ ایڈیٹر) تو یہ بہت بڑا فرق ہے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں دیکھو وہی یورپ جو زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا ہے۔ اور جس نے ہمارے جاہل۔ نادان اور وحشی نام رکھے ہیں۔ اور جو دنیاوی علوم میں ہمیں بہت عرصہ تک بہت کچھ سکھا سکتا ہے۔ مگر وہی کتاب جسکو نادانوں نے تیرہ سو برس کی پرانی کتاب کہا۔ جب وہ لیکر ہم اہل یورپ کے سامنے جاتے ہیں۔ تو اس کو ادب کے ساتھ اپنے زانو ہمارے سامنے تہ کرنے پڑتے ہیں۔ اور جو دنیاوی علوم میں ہمارے استاد بنتے ہیں۔ دینی علوم میں اس کتاب کے ذریعہ ہمارے شاگرد بننے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔

پس اسلام اور قرآن کی کوئی بات حمد سے خالی نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کو الحمد سے شروع کیا گیا ہے۔ دنیا میں کوئی شخص قرآن کو ہاتھ میں لیکر ناکام اور نامراد نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب حضرت مسیح موعود کا طفیل ہے کہ ہمیں قرآن کا علم ملا ہے۔ ورنہ پہلے قرآن ہی تھا کہ جسے مولویوں نے غیروں کو دکھلانے تک سے منع کر دیا تھا۔ تاکہ نہ کوئی دیکھے اور نہ ان سے کچھ پوچھے۔ اور اگر کوئی مسلمان بھی پوچھتا تو بجائے اسکے کہ اسے جواب دیتے کہتے کہ تو کافر ہو گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسا دین عطا فرمایا۔ جسکی طرف منسوب ہونے سے ہم شرمندہ نہیں ہیں پھر اس کا یہ بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہم میں ایک ایسا انسان مبعوث فرمایا۔ جس نے اس کے مغز کو بتایا۔ اور جس کے باعث ہم ہر جگہ کامیاب ہیں ۔

ہمارے جواب سوال نمبر ۵ و ۶ پر نظر
اور
اس پر تنقید

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگر یہ حضرت مسیح موعود کی کسی عبارت سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ یزیدیوں سے مراد خلافت ثانیہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ بلکہ واقعات کے خلاف اور حضرت صاحب کی تعلیم کے خلاف خود ساختہ ہے۔ تو اب بتلاؤ کہ ایسا مفسر جس کی تفسیر کی یہ حالت ہو۔ کیا نفس الامر میں اس کی ایسی غلط تفسیر ایسی نہیں کہ اپنے مفسر کی قابل شرم جہالت اور شرارت کے سیاہ دھبہ سے اسکے منہ کو کالا کر دے ◆

ایڈیٹر پیام کا علم و عقل

فقرہ نمبر ۲ میں مسیح موعود کو حسین مظلوم کا بروز قرار دیا گیا ہے۔ اس پر یہ سوال ہے۔ کہ صورت اول میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں تو یہ تشبیہ درست ہے۔ لیکن خلافت ثانیہ کے دور میں حضرت مسیح موعود کو خلیفہ ثانی کے مقابلہ میں آپ کو یزیدی الخلافت قرار دینے کے بعد حضرت صاحب کو حسین مظلوم قرار دینا کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تشبیہ کہ باپ کو حسین کا مشبہ اور بیٹے کو یزید کا مشبہ قرار دیا ہے۔ کسی بھی ذی علم اور صاحب عقل انسان کے نزدیک درست نہیں۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ باپ حضرت مسیح موعود اور بیٹا محمود بشیر۔ فضل عمر۔ مصلح موعود وغیرہ الہامی اسماء اور القاب والا ہو۔ اور موعود بھی ہو۔ ایسی تشبیہ ناجائز نہیں بلکہ معصیت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب کو جوش میں لانے والی ہے۔ پھر علاوہ اسکے خلافت ثانیہ جو فضل عمر کے معنوں میں فاروقی خلافت ہے۔ وہ خلافت راشدہ ہے جسے یزیدی خلافت کے ساتھ کچھ بھی مناسبت نہیں۔ ایڈیٹر پیام عجیب بیہودہ اور علم و خرد سے بے بہرہ انسان ہے کہ ایک طرف تو حضرت خلیفہ ثانی کی خلافت کو خلیفہ اول کی خلافت صدیقیہ کے بعد دوسرے نمبر پر تسلیم کرتا ہوا اسے دوسری خلافت قرار دے رہا ہے۔ پھر دوسری طرف بجائے اسکے کہ دوسری خلافت کو فاروقی خلافت تسلیم کرتا ہوا خلافت راشدہ قرار دے۔ محض اپنی جہالت اور شرارت سے اسے یزیدی خلافت سے تشبیہ دے رہا ہے حالانکہ یزید خلیفہ نہ تھا۔ بلکہ بادشاہ تھا۔ اور اسکی حکومت بادشاہت کی صورت میں تھی۔ نہ خلافت کے رنگ میں۔ کیونکہ حدیث کے رو سے خلافت راشدہ کی مدت تیس سال تک تھی۔ نہ اس سے زیادہ کیا ایڈیٹر پیام کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ خلیفہ ثانی کی مخالفت اور خلافت ثانیہ کا انکار رافضی بناتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر کی خلافت کے منکروں کے رافضی ہونے سے ظاہر ہے۔ اور خلافت ثانیہ کو یزیدی خلافت قرار دینا یہ بھی بجائے خود رفض کی علامت اور ثبوت ہے۔ کیونکہ خلافت ثانیہ کو یزیدی خلافت قرار دینا یہ کسی خدا ترس پاک فطرت اور حق پرست انسان کا کام نہیں ہو سکتا بجز اسکے کہ روافض کے ناپاک منہ سے ایسے گند الفاظ نکلیں ◆

پھر یہ کہنا کہ "یزیدی خلافت دوسری خلافت کے رنگ میں حسین مظلوم یعنے حضرت مسیح موعود کی شان اور تعلیم پر زور شور سے حملے کر رہے ہیں" اس کے متعلق کیا کہا جائے۔ اور ان الفاظ سے کیا سمجھا جائے کہ پیام کی ایڈیٹری کس لا یعقل اور بدحواس انسان کے ہاتھ دی گئی ہے کہ جسے اتنا بھی علم نہیں کہ "یزیدی خلافت" کے فقرہ کو "دوسری خلافت کے رنگ میں" کہکر تشبیہ دینا کس طرح سے صحیح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایک تو یزیدی خلافت کو خلافت راشدہ ثانیہ سے جو حضرت عمر کی خلافت ہے۔ کوئی نسبت نہیں۔ دوسرے خلاف مقصد معنے تشبیہ ہے۔ کیونکہ یزیدی خلافت کہ جس کو ظلم اور بے انصافی کے ساتھ تعلق ہے۔ اسے خلافت ثانیہ سے تشبیہ دینا یہ خلاف مقصد معنی تشبیہ ہے۔ کیونکہ تشبیہ کے لئے مشابہت اور مناسبت شرط ہے نہ تضاد اور مغایرت ◆

ہاں اگر یہ بات ہو کہ ایڈیٹر صاحب کے نزدیک حضرت عمرؓ کی خلافت جو خلافت ثانیہ ہے۔ وہ یزید کی خلافت کے معنوں میں اسی طرح ہے۔ جس طرح کہ شیعہ۔ روافض حضرت عمر کو سمجھتے ہیں تو بے شک ان معنوں میں مقصد تشبیہ کے حاصل ہونے میں کچھ بھی کلام نہیں ہوگا ◆

لیکن اس صورت میں یہ مشکل ہو گی کہ غیر احمدیوں کو منہ دکھانے میں کچھ تامل ہو گا۔ سو یہ کچھ بات نہیں۔ کیونکہ شیعہ کا گروہ تحسین و آفرین کے معنوں میں داد دینے کے لئے موجود ہے۔ پھر ضرورت کے موقعہ پر توریہ اور تقیہ سے بھی کام بخوبی نکل سکتا ہے

ایک جھوٹا الزام

مسیح موعود کی شان اور تعلیم پر زور شور سے حملوں کا الزام دینا تو سراسر اتہام ہے۔ کیونکہ سب کے سب غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب اسبات پر متفق الرائے اور متحد الشہادت ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی شان اور آپ کی تعلیم آپکے منشاء کے مطابق وہ ہے جس پر آپ کا صاحبزادہ اور قادیانی جماعت قائم ہے۔ اور غیر مبائعین کے متعلق تو ہر طرف سے یہی سنا جاتا ہے کہ یہ لوگ احمدیت سے بعید اور غیر احمدیوں سے قریب ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہو گئے ہیں ◆

ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر

علاوہ اسکے قادیان کے مثیل دمشق ہونے کے متعلق ازالہ اوہام کی ذیل کی عبارت کو بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ "سو خدا تعالیٰ نے اس دمشق کو جس سے ایسے پر ظلم احکام نکلتے تھے۔ اور جس میں ایسے سنگدل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہو گئے تھے۔ اس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق (قادیان) عدل اور ایمان کے پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہو گا" میرے خیال میں قادیان کے متعلق اس کی بریت اور تقدس کے لئے حضرت مسیح موعود کے اتنے ہی الفاظ کافی ہیں ◆

اس الہام کے معنے

اب ایڈیٹر پیام کی تفسیر الہام پر نظر کرنے کے بعد اس الہام کے متعلق جس سے قادیان کے رہنے والوں کو یزیدی بنایا جاتا ہے کچھ میں عرض کرتا ہوں۔ ناظرین منصف مزاج بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں ◆

واضح ہو کہ الہام "اخرج منہ الیزیدیون" بلحاظ واقعہ گذشتہ و آئندہ یعنے پیشگوئی اپنے اندر دو حیثیتیں رکھتا ہے۔ اور لفظ اُخرج جو ماضی کا صیغہ مجہول واحد غائب کا ہے اور جسکے فاعل کا نائب الیزیدیون ہے۔ اس کے بھی دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ پیدا کئے گئے۔ دوسرے یہ کہ نکالے جائینگے۔ حضرت مسیح موعود نے جہاں اس الہام کے متعلق کچھ ارقام فرمایا ہے۔ وہ بصورت واقعہ گذشتہ کے فرمایا ہے نہ بصورت واقعہ آئندہ کے۔ چنانچہ آپ الہام کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔ یعنی "اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں" اور اخرج کو ماضی کے معنوں میں لیا ہے۔ لیکن دوسرے معنی جو مفید معنے مستقبل کے ہیں اس کے لحاظ سے اسکے معنے ہوں گے۔ کہ یزیدی لوگ اس بستی

یعنی قادیان سے نکالے جائینگے۔ اس دوسری قسم کو من وجہ ایڈیٹر پیام نے بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن چونکہ جاہل تھا۔ اور قواعد لسان سے ناواقف اور نا آشنا محض۔ اس لئے دوسری صورت کو وہ کسی علمی طریق پر باوجود بہتیرے ہاتھ پاؤں مارنے کے ترتیب نہ دے سکا ؛

اس پیشگوئی کے الفاظ جو خدا کا قول ہے۔ اور اپنے اندر پوشیدہ در پوشیدہ اسرار رکھتا ہے۔ اس کی تفسیر کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فعل بہترین مفسر ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اب اس الہام کے بعد دیکھتے ہیں کہ ایک زمانہ گذرتا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود بھی گذر جاتے ہیں۔ اور آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر چھ سال کے بعد خلافت اولیٰ کا دور بھی اختتام کو پہونچتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد سلسلہ کے اندر تفرقہ اور پھوٹ کی صورت نمودار ہوتی ہے جس میں ایک کثیر حصہ مرکز سلسلہ اور مقام رسول کے ساتھ اپنے تعلقات کو اسی طرح قائم رکھنے والا ہوا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں رکھتا تھا۔ اور ایک گروہ جو بالکل قلیل التعداد تھا۔ وہ قادیان سے الگ ہو کر اپنا مرکز لاہور کو بنا بیٹھا ؛

اب غور فرمائیے۔ کہ پیشگوئی کے الفاظ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فعل سے کس صفائی سے پورا فرمایا۔ کہ ایک گروہ قادیان سے غیبی ہاتھ کے تصرف سے باہر نکالا جاتا ہے۔ اور جسکو نکالا جاتا ہے اس کا نام الہام الٰہی یزیدیون رکھتا ہے اب واقعات کی شہادت سے فیصلہ آسان ہے۔ کہ کونسا گروہ نکالا گیا۔ آیا حضرت خلیفہ ثانی کا جو جماعت مبایعین ہے یا مولوی محمد علی صاحب مع غیر مبایعین۔ پھر چونکہ پیام کی اپنی تصدیق سے باغبان قوم امیر معاویہ کی اولاد سے ہے اور مولوی محمد علی صاحب جو قوم کے ارائیں ہیں۔ وہ اس لحاظ سے کہ یزید کی نسل سے ہیں۔ یزید اور یزیدی اصل تو ثابت ہو گئے۔ اب اسی یزیدی کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے بصیغہ جمع یزیدیون ہوئے۔ جس سے منشاء الہام صفائی کے ساتھ وقوع میں آکر پورا ہو گیا۔ اور لطیف طور پر اخرج کے لفظ میں یزیدیون کے خارجی ہونے کی طرف اشارہ کر دیا۔ کیونکہ خوارج کا لفظ خروج سے ہی نکلا ہے۔ جسکے معنے نکلنے کے ہیں۔ اور خارجی اور فاسق کا لفظ بھی اکبر ہیں متحد الحقیقت ہے۔ کیونکہ دونوں کا تعلق بغاوت اور ارتداد کے ساتھ ہے۔ اور اخرج کو یزیدیون کے ساتھ ملانے سے ابیات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اسوقت کے خارجی اور یزیدی ایک ہی ہونگے پھر بلحاظ شہادات کے حضرت ام المومنین کا بنت رسول ہونا۔ اور اس واسطے سے حضرت خلیفہ ثانی کا حضرت کا نواسہ ہونے سے امام حسین کی قرابت میں ظاہر ہونا ابیات کی اور بھی تائید کرتا ہے۔ پس اگر ایک طرف حضرت فضل عمر کے مخالف آپکی خلافت کے انکار سے خارجی رافضی ہیں۔ تو دوسری طرف آپکی حسینی نسبت سے آپکے مخالف یزیدی بھی ہیں۔ اور غیر مبایعین کا یہ کہنا کہ مولوی محمد علی اور ان کے دوستوں کو بہت ذلت کے ساتھ قادیان سے نکالا گیا ہے۔ اور وہ مظلوم ہیں۔ اس کا جواب بھی اسی الہام میں موجود ہے۔ کہ نکلنے والے ظالم نہیں بلکہ وہی ظالم ہیں جو اپنے ظلم کی وجہ سے یزیدی قرار دئے گئے۔ اور یزیدی ہونے کی وجہ سے انہیں قادیان سے نکالا گیا۔ جیسے کہ اخرج منه الیزیدیون کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

اب الہام کی اس تفسیر کو ایک طرف رکھو۔ اور دوسری طرف اسکے مقابل ایڈیٹر پیام کی تفسیر کو ملاحظہ کرو۔ اور علم و خرد اور فہم و فراست سے اندازہ لگاتے ہوئے واقعات کی بنا پر حالات کو پرکھو۔ کہ آیا بقول ایڈیٹر جہالت اور شرارت میری تفسیر سے ثابت ہوتی ہے یا اس کی اپنی غلط تفسیر مگر عجیب بات ہے کہ یہی اپنی تحریروں میں بار بار ظالم وغیرہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمیں ظلم سے کوئی سروکار نہیں۔ بلکہ جہاں تک امکان ہے۔ ظلم کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں ؎

نُسمّی الظالمین وما ظلمنا
ولکنا نُبیدُ الظالمینا

غلام رسول راجیکی

نظم

مظہر شان احمد بھی ہے محمود بھی

(ترکیب بند)

(از جناب ماسٹر برکت علی صاحب۔ لائق۔ لدھیانہ)

اے مرے ہادی تری تعلیم عالمگیر ہے
ذات با برکات تیری موجب تطہیر ہے
ہیں ترے اخلاق شرمندہ کن کروبیاں
حسن تیرا رو کش خورشید پر تنویر ہے
سایۂ دیوار تیرا سایۂ بال ہما
خاک پائے بوس تیری برتر از اکسیر ہے
ہیں غلامی پر تری قربان سو آزادیاں
اور تری حلقہ بگوشی باعث توقیر ہے
نطق کے اعجاز نے مردوں کو زندہ کر دیا
آب حیواں کی لب جاں بخش میں تاثیر ہے
نور دیدہ اہل بینش کو ترا دیدار ہے
تذکرہ تیرا سرور جان ہر دیندار ہے

یا خدا سینے میں غم احباب کا مستور ہے
ہے دل پر آبلہ یا خوشۂ انگور ہے
جوش گریہ نے دکھائی ابر باراں کی بہار
دیدۂ تر ہے مرا یا رب کہ اک ناسور ہے
آشنائے نعرہ یا رب مری ہر شام ہے
صبح میری واقعت آہ صدائے صور ہے
مانگتے ہیں واسطہ دے دے کے پیاری چیز کا
ہر کس و ناکس کا دنیا میں یہی دستور ہے
واسطہ اپنے حبیب پاک کے سن لے مری
جا بجا جس کی ثنا قرآن میں مذکور ہے
ساغر لائق مئے عرفان سے معمور ہو
کاسۂ سائل تری درگاہ سے بھر پور ہو

دعوت الی الخیر

انگلستان میں تبلیغ

ایک معزز و معمر تعلیمیافتہ خاتون صداقت اسلام کی مقر

ایک پادری صاحب سے دلچسپ مکالمہ

دو نومسلم

ایک لیڈی کی تصدیق شاید میں نے کسی گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا تھا کہ اتفاقاً راستہ میں ایک لیڈی سے ملاقات ہوئی جو کبھی ہندوستان میں رہ چکی ہے۔ وہ میرا ایڈریس لے گئی تھی خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ میں نے کچھ رسالے روانہ کئے۔ گذشتہ اتوار کو اُس نے مجھے اپنے مکان پر بلایا۔ قریب تین گھنٹے گفتگو رہی آخر اُس نے اقرار کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوا کرتے تھے۔ اور اس مضمون کی ایک تحریر اپنے دستخط کے ساتھ مجھے دی اس معزز لیڈی کا نام مسز موسلے ہے۔ ان کا خاوند بنگال میں سشن جج تھا اور اب ان کا بیٹا بھی اُسی علاقہ میں جج ہے۔ ایک بیٹا جائداد کی حفاظت کرتا ہے جو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ہے۔ اور ایک بیٹا فوج میں معزز عہدہ پر ممتاز ہے۔ عمر ۷۲ سال ہے مگر مستعدی کا یہ عالم ہے کہ تمام اخباروں کے مختلف مضامین کاٹ کاٹ کر الگ رکھتی ہے کتابیں خوب مطالعہ کرتی ہے اور علم کے ساتھ محبت ہے۔ انہوں نے اپنے کتب خانہ سے چند کتابیں عیسائیت کے رد میں مجھے دی ہیں جو بہت عمدہ ہیں۔

ایک پادری صاحب سے گفتگو بڑی سیرگاہ میں ایک پادری صاحب وعظ کر رہے تھے میں بھی جا پہنچا مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

صادق پادری صاحب میرا بھی ایک سوال ہے۔

(میں پیچھے کھڑا تھا سامعین نے جو زیادہ تر لیڈیاں تھیں میری آواز سن کر میرے لئے جگہ کر دی اور میں آگے میدان میں جا کھڑا ہوا)

پادری صاحب ضرور فرمائیے۔ خوشی سے۔

صادق - آپ کے فرمانے کے مطابق خدا نے اولاد چاہی تو اس کا ایک بیٹا ہے۔ مگر بیٹی کوئی نہیں

(اس سوال پر سب بہت خوش ہوئے اور ہر طرف سے آوازیں آئیں کہ پادری صاحب جواب دیں۔ ضرور جواب دیں)

پادری صاحب - آپ بہت شریف آدمی ہیں آپ کہاں سے آئے ؟

سامعین یہ سوال کا جواب نہیں۔ پادری صاحب اس جنٹلمین کے سوال کا جواب دیں اور باتیں نہ بنائیں۔

پادری صاحب ایک بولنے والے سے مخاطب ہو کر۔ تم کو کیا۔ وہ سوال کرنے والے ہیں۔ میں جواب دینے والا تم کیوں بیچ میں بولتے ہو۔

صادق - میں سفارش کرتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کی خواہش کو پورا کر دیں اور میرے سوال کا جواب دیں۔

پادری صاحب (مجھے مخاطب کر کے) آپ نہیں جانتے یہ شخص یہودی ہے جو درمیان میں بولتا ہے۔

صادق - یہودی ہے تو حرج نہیں میں تو خیال کرتا ہوں کہ آپ کو یہودیوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ ابن اللہ کو صلیب پر نہ چڑھاتے تو آپ کی نجات نہ ہوتی۔ اس کے متعلق آپکا کیا خیال ہے۔

(اس پر حاضرین نے قہقہہ لگایا اور پادری صاحب گھبرا گئے)

پادری صاحب یہ تو آپ نے اور نیا سوال کر دیا

سامعین اس کا بھی جواب دو۔

صادق - اچھا بنروار جواب دیجئے پہلے وہ اور پھر یہ

پادری صاحب آپ ان لوگوں کی باتوں کا خیال نہ کریں خداوند نے فرمایا ہے کہ مردوں کو مردے دفن کرنے دو

حاضرین پادری صاحب جواب دو ٹالتے کیوں ہو۔

صادق - میں اس شہر میں اجنبی ہوں اور نیا آیا ہوں مجھ مہربانی کر کے سمجھا دیجئے۔ کیا یہاں عیسائی ملک میں جب کوئی مر جاتا ہے تو اُسے وہ لوگ دفن نہیں کرتے جو زندہ ہیں بلکہ مردے قبروں میں سے نکل کر آتے ہیں اور دفن کرتے ہیں۔

پادری صاحب : تو تیسرا سوال ہو گیا

حاضرین تینوں کا جواب دو۔

پادری صاحب ہاں آپ نے یہ نہ بتایا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔

صادق - میں ہندوستان سے آیا ہوں

پادری صاحب اوہ بہت خوشی ہوئی میری بیوی بھی ہندوستان میں پیدا ہوئی تھی۔

صادق - تب وہ میری ہموطن ہے میں اُسے ضرور ملونگا۔

سامعین - پادری صاحب سوالوں کے جواب دو یا کہہ دو مجھے جواب نہیں آتے۔

پادری صاحب (بڑے جوش سے) میں دیانتدار آدمی ہوں میں جھوٹھ نہیں بول سکتا۔ اگر مجھے جواب نہیں آتے تو میری بیوی بہت ہوشیار ہے وہ ضرور جواب دیگی۔ (مجھے مخاطب کر کے) اور میری بیوی سالن بہت اچھا پکا سکتی ہے۔ یورپ کے رہنے والے سالن پکانا نہیں جانتے۔

صادق - بڑی خوشی کی بات ہے۔ میں اُس کو کہاں مل سکونگا ؟

پادری صاحب وہ یہاں آیا کرتی ہے اور اُس کی علامت یہ ہے کہ وہ بائبل کی آیات اپنی ٹوپی پر لکھا کرتی ہے آپ اُسے ہائڈ پارک کے اندر سب کے درمیان سے پہچان لینگے۔

صادق میں پہچاننے میں ایسا ہوشیار نہیں آپ میرا ایڈریس لیجائیں اور وقت مقرر کر کے مجھ سے ملاقات کرائیں۔ اور آپ کا نام کیا ہے ؟

پادری صاحب - مجھے لوگ آرلڈ جو کہتے ہیں۔

صادق - گڈ نائٹ مسٹر آرلڈ جو

سامعین نے شور مچایا کہ پادری صاحب کو جواب نہیں آئے۔ میں تو چلا آیا معلوم نہیں پھر اُس غریب کے ساتھ کیسی گذری

ایک پادری صاحب کا فرار ہائڈ پارک کی سیرگاہ میں ایک کنتھیا لک پادری صاحب کے ساتھ میری گفتگو بعض دینی مسائل پر ہو رہی تھی۔ اس کو سن کر ایک صاحب جو بعد میں معلوم ہوا کہ پراٹسٹنٹ پادری ہیں مجھے علیحدہ ایک طرف لے گئے اور فرمانے لگے۔ آپ نے پادری کو خوب لاجواب کیا۔ مگر میں آپ کو ایک بات کہنا چاہتا ہوں میں نے کہا بڑی خوشی سے فرمایئے۔ کہنے لگے کہ دیکھو آدم اور حوا کے گناہ گار ہو جانے سے سارا جہان گناہ گار ہو گیا۔ پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی گناہ گار تھے وہ ہمارے شفیع نہیں ہو سکتے۔ مگر آپ مانتے ہیں کہ یسوع بیگناہ تھا۔ میں نے کہا جناب میں نے کسدن آپ کے سامنے یہ اقرار نامہ لکھا تھا کہ یسوع بیگناہ ہے۔ کہنے لگے تو کیا آپ اُس کو گناہ گار جانتے ہیں۔ میں نے کہا میرا جاننا یا نہ جاننا الگ بات ہے۔ لیکن جو فلسفہ آپ نے قائم کیا ہے کہ سب لوگ اس واسطے گناہ گار ہیں کہ آدم اور حوا گناہ گار تھے

اگر اس کو درست مانا جاوے تو آپ ہی بتلایئے کہ آپ کی بائیبل کے مطابق پہلا اور بڑا گنہگار کون تھا۔ آدم یا حوا، مرد یا عورت۔ پادری صاحب فرمانے لگے کہ حوا، جو عورت تھی۔ میں نے کہا خوب تو پھر آپ کے اصول کے مطابق مریم جو آدم اور حوا کی اولاد تھی گناہ گار ٹھہری اور چونکہ یسوع صرف عورت سے پیدا ہوا اس واسطے وہ زیادہ گناہ گار ٹھیرا۔ بہ نسبت اُن کے جو مرد کی اولاد ہوں۔ کیونکہ مرد کم گنہگار ہے۔ اور اولاد میں طرفین کی اوسط آتی ہے۔ اسپر پادری صاحب بہت گھبرا کر بھاگے۔ اور ایک لیکچر کے مجمع میں جا گھسے۔ میں بھی اُن کے پیچھے بھاگا۔ مگر منت کرنے لگے کہ اب ایک لیکچر کا موقعہ ہے اسلئے آپ اس بات کو جانے دیں۔

نو مسلم اس ڈاک میں جس نو مسلم کی فارم بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ روانہ کی جاتی ہے۔ اس کا انگریزی نام ایڈورڈس ہے۔ اور اسلامی نام احمد رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ نیکی استقامت عطا فرماوے۔ آمین

ایک اور صاحب مسٹر اسی ہولز مسلمان ہوئے ریلوے انجینیری کے محکمہ میں ملازم ہیں پہلی دفعہ ایک سیرگاہ میں صبح کے وقت مجھے ملے تھے کسی زمانہ میں ہندوستان بھی جا چکے ہیں ان کی فارم بیعت اسی ڈاک میں بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بھیجی گئی ہے جس دن انھوں نے دستخط کئے اُسی دن برادر اللہ دین کا ہندوستان سے خط آیا تھا کہ مجھے پاسپورٹ مل گیا ہے۔ اور آپ کی خدمت کے واسطے آنے کے لئے طیار ہوں اس خوشی میں اس نئے برادر کا نام اللہ دین تجویز کیا گیا۔

محمد صادق عفی عنہ۔ از لنڈن

۲۹- جون ۱۹۱۷ء

النظر

یادگار دربار اسلام حصہ اول و دوم عہد رسالت اور پھر آپ کے خلفاء عظام کے حالات اور واقعات سے مسلمانوں کا واقف ہونا کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ یہ محتاج بیان نہیں۔ کیونکہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کا صریح اور واضح ارشاد باریتعالیٰ اس طرف متوجہ کرنے کے لئے موجود ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ چونکہ مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے اور آج کل اکثر مسلمان عربی سے بالکل ناواقف اور انجان ہیں اس لئے وہ احادیث نبوی اور کتب سیر و تاریخ کے نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے ان کے مطالب سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکتے۔

خدا بھلا کرے مولوی فیروز الدین صاحب کا جنھوں نے "یادگار دربار اسلام" کے نام سے دو ضخیم جلدیں مرتب کر کے مسلمانوں پر خاص احسان کیا ہے۔

جلد اول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے تمام حالات کو اور جلد دوم میں حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے سوانح زندگی اور کارہائے نمایاں کو نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اس بات کی پوری کوشش اور سعی کی گئی ہے کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی نظر انداز نہ ہونے پائے۔ بعض ایسے مسائل یا واقعات کے متعلق جن میں اختلاف ہے مصنف نے طرفین کے خیالات بیان کر دیئے ہیں جو ایک خوبی کی بات ہے۔ لیکن ایک محقق واقعہ نگار کے لئے صرف مختلف واقعات کا بیان کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی نظر تنقید ڈال کر کسی پختہ نتیجہ پر پہنچے۔ اور اسے اپنے ناظرین کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرے۔ افسوس اس طرف بہت کم توجہ کیگئی ہے ہاں اس کا نعم البدل یہ کر دیا گیا ہے کہ ان اعتراضات کیساتھ ساتھ جواب دیئے گئے ہیں جو مخالفین اسلام کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اہل اسلام کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری اور مفید ہے زبان شستہ اور آسان ہے اور مطالب کو نہایت صفائی کے ساتھ ادا کیا گیا ہے اس لئے علمی استعداد کم رکھنے والے اصحاب بھی آسانی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ہم ان احباب کو جو عہد اسلام کے تاریخی حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں مشورہ دیں گے کہ یادگار دربار اسلام کو منگوا کر پڑھیں۔ ہر ایک جلد ۱۸x۲۲ کے ۴۷۲ صفحات پر ختم ہوتی ہے اور دونوں جلدوں کی قیمت للعہ علاوہ محصول ڈاک ہے جو مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتے ہیں۔

منیجر یادگار آفس بک ایجنسی لاہور عقب مسجد وزیر خاں

نیرنگ باغبانی جناب عبد الباری خاں صاحب زمیندار و مالک کارخانہ قلمہائے انبہ وغیرہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ نے اس نام کی ایک سو صفحہ کی کتاب فن باغبانی کے متعلق لکھی ہے۔ جس میں پودوں کے لگانے ان کی پرورش کرنے انہیں خراب ہونے سے بچانے اور ثمر دار بنانے وغیرہ کے متعلق مشورے دیئے ہیں۔ چونکہ وہ خود صاحب تجربہ ہیں اس لئے ان کے مشوروں کے مفید اور فائدہ رساں ہونے میں شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے شائع کرنے سے ان کی غرض یہ ہے کہ فن باغبانی میں پبلک کی لاعلمی رفع کیجائے۔ تاکہ اگر کوئی شخص تفریحی یا پھلوں کے شوق کے علاوہ تجارتی باغ نصب کرنے کا ارادہ کرے تو وہ راستہ ہر قسم کا انتظام کرنے میں قاصر نہ رہے۔ اور ثمرہ درختوں کے پودے منگانے میں ہمیشہ کارخانوں کا محتاج نہ بنا رہے۔ بلکہ اپنی جگہ پر جو شخص قلموں کے ذریعہ سے نفع اٹھانا چاہے، اس کے لئے سہولت پیدا کی جائے۔ اس کام سے تعلق رکھنے والے اصحاب مذکورہ بالا کتاب کو مندرجہ بالا پتہ سے منگوالیں۔

میاں پوت یہ ایک ناول ہے جو ماسٹر باسط صاحب بسوانی بسواں ضلع سیتاپور نے لکھا ہے اس کا ہیرو سعید عرف میاں پوت ایک غریب والدین کا اکلوتا بیٹا ہے جسے قسام ازل نے عقل و فہم ہوش و خرد سے بہت کم حصہ دیا ہے کالج لائف نے اس کی طبیعت میں ایک بہت بڑا تغیر پیدا کر دیا کہ اور آخرکار وہ فضول خرچی اور دام عشق میں گرفتار ہو کر کالج چھوڑنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اور ایک معمولی سی ملازمت اختیار کرنے پر اپنے والدین سے کچھ سلوک کرنا تو الگ رہا ان کی طرف منسوب ہونے کو بھی عار سمجھنے لگ گیا ہے۔ آخر غربت کی موت ہلاک ہو کر اپنے بوجھ سے زمین کو ہلکا کر گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے اس رنگ میں ماسٹر صاحب موصوف کی یہ پہلی تصنیف ہے جو ہر کوان سے مل سکتی ہے۔

مرقع عبرت جناب علی احمد صاحب ٹائپسٹ متصل جامع مسجد جبل پور نے اس نام سے ۳۴ صفحے کا ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں بعض مشہور و معروف شعراکی ایسی نظمیں درج کی ہیں جو پڑھنے والے کے دل پر بے ثباتی عالم کا حسرتناک نقشہ کھینچ دیتی ہیں۔ اور اس حیات مستعار کا عبرت آموز انجام پیش کرتی ہیں۔ ہم مولف صاحب کی نظر انتخاب کی داد دیتے ہیں کہ اُنھوں نے بہت اچھی نظمیں جمع کرنے کی کوشش اور سعی کی ہے۔ نیز اس زمانہ میں جبکہ اہل دنیا عقبیٰ کو بھلا کر دنیا ہی کے ہو رہے ہیں ایسا رسالہ شائع کیا ہے جو انہیں آخرت کیطرف متوجہ کرنیکا کام دیسکتا ہے۔ جو صاحب اس رسالہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ مندرجہ بالا پتہ سے منگوالیں لکھائی چھپائی عمدہ اور کاغذ چکنا ولایتی لگایا گیا ہے قیمت رسالہ پر لکھی ہوئی نہیں غالباً دو آنے کے قریب قریب ہو گی۔

حضرت صاحب الامر کا ظہور ضرور ہے ورنہ قادیان کیا کچھ دور ہے

اخبار ذوالفقار ۱۲ مئی میں شمس العلماء صدر المفسرین سید علی حائری صاحب کی تفسیر سے ایڈیٹر صاحب نے ایک مضمون ترجمہ کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "احکام اسلام کا فلسفہ قرآن" اس میں آپ نے کمال ہمدردی و دلسوزی سے مسلمانوں کی قساوت قلبی کا رونا رویا ہے۔ جو انہوں نے قرآن کریم کے حق میں روا کر رکھی ہے۔ مسلمان ہو کر قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ خاص اہل عرب کی موجودہ حالت کا خاکہ یوں کھینچتے ہیں:۔

"چنانچہ آج عام عربوں کی تقریبًا پھر وہی حالت ہے جو قبل اسلام تھی۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ اب وہ بت پرست نہیں ہیں۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو وہ خدا پرست بھی نہیں ہیں۔ گویا مشرق سے مغرب تک مسلمان ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔ ذوالفقار ۱۲ مئی صفحہ ۳ کالم ۱

پھر دوسری جگہ پر لکھا ہے:۔

"روز مرہ کے واقعات اور اسلامی فرقوں کی باہمی منازعت اور خانہ جنگی کسی ذی شعور اور انجام بین کے دماغ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں پیدا ہونے دیگی کہ قرآنی تعلیم سے نا آشنا مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان کہنے یا کہلانے کے مستحق ہیں الخ" صفحہ ۳ کالم ۲

مذکورہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں قرآن کا پڑھنا پڑھانا محض رسم کے طور پر ہی رہ گیا ہے۔ اور اسی طرح اسلام کا بھی نام ہی نام ہے اور بس۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر اس عالمگیر خرابی کا علاج کیا ہے۔ مسلمان کیا کریں۔ کہاں جائیں۔ کس سے قرآن سیکھیں۔ اور کس کے فیض صحبت سے ان میں دینی ضرورت پیدا ہو۔ اور ان کے نفوس جو فسق و عصیان سے مانوس ہو چکے ہیں۔ ان کا تزکیہ ہو۔

اسی مضمون میں آپ نے ایک جگہ بشارت دی ہے۔ کہ جو رسالت و امامت کی ڈگری عرشی کالج سے حاصل کر چکے ہیں۔ وہی وارث و مبیّن علوم قرآن ہیں۔ کسی فرشی کالج سے فاضل کی ڈگری حاصل کیا ہوا خواہ کوئی کتنا ہی فیض یافتہ مقدس علامہ کیوں نہ ہو کسی طرح بھی ان کے توسل کے سوا قرآن فہمی اور ہمہ دانی کے دعوے میں صادق نہیں قرار پا سکتا" صفحہ ۳ کالم ۲ - براہ مہربانی ایڈیٹر صاحب صدر المفسرین سے دریافت کر کے مطلع کریں کہ ان عرشی کالج کے ڈگری یافتہ صاحب سے آپکی مراد کون بزرگ وار ہیں۔ اور وہ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ان کا پتہ و نشان مفصل زیب ارقام فرمائیں۔ یا اس سے مراد خود بدولت ہی ہیں؟ اگر خود بدولت ہیں۔ تو ہم بیچاروں کو کس طرح یقین آئے کہ آپ ماشاء اللہ عرشی کالج کے ڈگری یافتہ ہیں۔ اور دوسرے آپکے معاصرین فرشی کالج کے۔

اور یہ بھی ارشاد ہو کہ احادیث شریف میں جو آیا ہے کہ جب مسلمانوں میں قرآن بطور رسم کے رہ جائے اور اسلام برائے نام۔ تو اس وقت خدا امام غائب کو حکم خروج کا دیگا۔ ملاحظہ ہوں روایات ذیل:۔

۱- آنحضرت فرمود کہ او (امام مہدی) غائب خواہد شد تا نہ بیند اورا۔ و زمانے پیش آید امت مرا۔ کہ نماند از اسلام۔ مگر اسم اسلام و از قرآن الا رسم قرآن در آں ہنگام رخصت دہد خداوند تعالیٰ اورا بخروج نمودن۔ دیکھو نجم ثاقب حسین النوری الطبرسی بلند صفحہ ۱۲۵

۲- شیخ صدوق در کتاب ثواب الاعمال از صادق از رسول خدا۔ "فرمود کہ بعد ازیں زمانے بامت من مے آید کہ دراں زماں از قرآن باقی نمے ماند۔ مگر رسمے و از اسلام باقی نمیشود مگر اسمے۔ کہ خود شاں را باں مے نامند۔ یعنی خود شاں را مسلماں مے خوانند و حال آنکہ ایشاں دور تریں خلائق اند۔ از آں (اسلام) و مسجد ہائے ایشاں معمور مے شود و حال آنکہ از جہت ہدایت خراب است۔ فقہائے ایشاں بدتریں فقہائے زیر آسمان اند۔ فتنہ از ایشاں سر مے زند و بسوئے ایشاں برمیگردد" بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۸

آپ نے خود گواہی دیدی ہے کہ مسلمان اب برائے نام مسلمان ہیں اور قرآن پر عمل کرنا بھی انہوں نے چھوڑ دیا۔ گویا محض رسم کے طور پر اس سے متمسک ہیں۔ اور آپ خواہ کچھ بھی نہ فرمائے زمانہ خود مسلمانوں کی اس حالت زار پر کافی شہادت دے رہا ہے۔ اب فرمایئے کہ وہ قرآن سکھلانے والے عرشی ڈگری یافتہ اور اصل اسلام پر امت کو چلانے والے ہیں کہاں؟ اور کیوں ظہور نہیں فرماتے؟ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس موقعہ پر ان کے ظہور کی بشارت فرمائی تھی۔ وہ ٹھیک نہیں تھی۔ محض طفل تسلی تھی۔ یا کہ آپ کو ہی کچھ دھوکا لگا ہوا ہے۔ میرے خیال میں ضرور آپ کو دھوکا لگا ہوا ہے۔ جو آپ امام غائب و امام صامت کے انتظار میں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امام غائب کا وجود اور اسکے متعلق روایت و ظہور کے افسانے سب خوش اعتقادوں اور اعجوبہ پسندوں کی اختراع ہیں۔ اور بس۔

سنئے! میں آپ سے کہتا ہوں۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ اسلام واقعی برائے نام ہو گیا تھا۔ اور قرآن رسمی طور پر رہ گیا تھا۔ اور خدائے قرآن جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون۔ یعنے ہم اس قرآن کے محافظ ہیں۔ اور خدائے اسلام جس نے فرمایا تھا۔ لیظہرہ علی الدین کلہ۔ کہ تمام ادیان پر اسکو غالب کر کے دکھا دینگے۔ اس نے عین وقت پر جسکو بھیجنا تھا۔ بھیجدیا۔ اسنے آکر قرآن کی حفاظت کی۔ اور دین اسلام جو دشمنوں کے نرغے میں بیکس ہو رہا تھا۔ اسکی حمایت کر کے از سر نو زندہ کیا۔ اور دشمنوں کو نیچا دکھایا۔ وہ واقعی عرشی ڈگری یافتہ تھا۔ اس نے ایک جماعت تیار کی ان کو قرآن اور حکمت سکھلائی۔ اور ان کا تزکیہ نفوس کیا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ایھا المتشیعون الامامیون۔ ھل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقاً فانا قد وجدنا ما وعدنا اللہ ورسولہ حقاً۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ خادم حسین خادم

نظم

اے گلِ سرسبدِ بستانِ نبی	مظہرِ کیفیتِ شانِ نبی
اے فدائے روئے خوبت جانِ من	اے نظیرِ حسن و احسانِ نبی
اے نسیمِ صبحِ اسیرِ دلال	اے قسیمِ عینِ عرفانِ نبی
یک نگاہ لطف تو روحِ حیات	اے دمِ عیسیٰ زعرفانِ نبی
قم بغرما کشتگانِ زار را	جان من قربانت آ جانِ نبی

رحمانی

اخبار الفضل کا مستقبل

خدا کے فضل و رحم سے آئندہ کے لئے بظاہر حالات ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ اخبار الفضل بارہ صفحہ پر چھپے اور مضامین وغیرہ کی نسبت بھی پہلے سے زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ اور دی جائیگی۔ جولائی میں جن اصحاب کے نام ششماہی قیمت کے وی پی ہوئے تھے ان میں سے ۲۵ کے قریب واپس آگئے گویا اتنے خریدار کم ہو گئے ان صاحبان کے نام یہ پرچہ بطور نمونہ ارسال ہے۔ اگر خریداری منظور ہو تو وی پی کی اجازت دیں۔ یا بذریعہ منی آرڈر سہ ماہی یا ششماہی قیمت بھیجکر اخبار اپنے نام جاری کرالیں۔

الفضل کے متعلق خط و کتابت بلحاظ عہدہ ہو

کئی بار ناظرین کرام کی خدمت میں گذارش کی جاچکی ہے کہ اگر اخبار کے حساب کتاب یا رسید و عدم رسید وغیرہ کے متعلق کوئی خط لکھنا ہو یا قیمت اخبار بھیجنی ہو تو پتہ یہ ہونا چاہیئے " مینیجر الفضل قادیان (گورداسپور)" مگر ہمارے بعض احباب یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر نام کے کس طرح روپیہ یا پیغام پہنچ جائیگا اس لئے وہ علی العموم کسی کا نام لکھ دیتے ہیں خصوصًا اس کا نام جس کے دستخط سے ان کے نام کبھی کوئی خط گیا ہو۔ حالانکہ ایسا کرنے سے ہمیں سخت وقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات جس کا نام خط پر ہوتا ہے وہ رخصت پر ہوتا ہے یا اس کی تبدیلی ہو چکی ہے۔ تو اس صورت میں تعمیل میں دیر ہو جاتی ہے۔ مثلاً کئی دن سے منشی محمد ابراہیم محرر الفضل ملازمت سے الگ ہے۔ اب جو صاحب اس کے نام سے خط و کتابت یا ترسیل زر کریں گے اس کا دفتر ذمہ دار نہیں ہو سکتا کچھ دن ہوئے ایک منی آرڈر بیرونی ملک سے آمدہ "غلام نبی" نام کا مولوی غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کو ڈاکخانہ والوں نے تقسیم کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ دفتر الفضل کا ہو گا۔ ابھی تک چونکہ خط موصول نہیں ہوا اس لئے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی پس برادران جماعت احمدیہ علی الخصوص ناظرین الفضل کے متعلق خط و کتابت یا ترسیل زر کریں تو صرف عہدہ لکھیں نام نہ لکھا کریں۔ ہاں کسی ملازم یا متعلق الفضل کی معرفت روپیہ مختلف دفتروں میں یا الفضل ہی میں ادا کرنا چاہیں تو بیشک کریں مگر اس کی جوابدہی دفتر کے ذمہ نہ ہو گی۔ مینیجر

فہرست چندہ دہندگان تبلیغ ولایت

(از اکتوبر ۱۹۱۶ء لغایت یکم اگست ۱۹۱۷ء)

مندرجہ ذیل فہرست دفتر ترقی اسلام کی طرف سے ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچی ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو تو وہ براہ راست محاسب صاحب دفتر ترقی اسلام سے خط و کتابت کریں (ایڈیٹر)

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان	رقم
۱	مولوی احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات	صہ
۲	بابو جلال الدین صاحب گوجرانوالہ	صہ
۳	اہلیہ " مسماۃ جیواں بی "	صہ
۴	منشی تاج الدین صاحب پنشنر لاہور	ما ر
۵	بابو اعجاز حسین صاحب سب ڈویژنل انسپکٹر ٹیلیگراف	ما ر
۶	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر	صہ ر
۷	منشی محمد حسین صاحب قانونگو ظفروال	عہ
۸	چودھری مولاداد خانصاحب انسپکٹر پولیس	عہ
۹	بابو عبد الحمید صاحب نولکھا لاہور	[illegible]
۱۰	سیٹھ الہ دین ابراہیم بھائی سکندرآباد	عہ
۱۱	سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن	ما ر
۱۲	فاطمہ ہمشیرہ شاہ محمد الدین صاحب حافظ آباد	[illegible]
۱۳	جمعدار ملک مہر خانصاحب رسالہ نمبر ۱۰ امرتسر ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب بوشہر	عہ
۱۴	ماسٹر عبد الرحمن صاحب سائنس ماسٹر کامل پور	صہ ر
۱۵	چودھری عنایت اللہ خانصاحب پنشنر انسپکٹر پولیس حافظ آباد	سہ
۱۶	مولوی رکن الدین صاحب مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ	عہ
۱۷	ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان	صہ
۱۸	اہلیہ " "	عہ
۱۹	بچگان " "	للعہ ر
۲۰	ڈاکٹر اقبال علی صاحب اسسٹنٹ سرجن علیگڈھ	عہ
۲۱	اہلیہ " "	عہ
۲۲	والدہ " "	عہ
۲۳	میاں چراغدین صاحب پنشنر لاہور	ما ر
۲۴	سیٹھ محمد ابراہیم و محمد امین صاحبان لاہور	ما ر
۲۵	چودھری صادق علی صاحب سپرنٹنڈنٹ جہلم	صہ
۲۶	میاں گلاب خانصاحب سب ڈویژنل افسر	ما ر
۲۷	شیخ فرمان علی صاحب انجینیر دہلی	[illegible]
۲۸	منشی محمد عبد اللہ خانصاحب سلنجوال سیالکوٹ	عہ
۲۹	محمد حیات خانصاحب سب انسپکٹر پولیس زیرہ فیروزپور	للعہ
۳۰	اہلیہ چودھری مولاداد خانصاحب انسپکٹر پولیس	عہ
۳۱	منشی غلام حیدر صاحب پٹواری تلونڈی راہوالی	[illegible]
۳۲	صوبیدار تاج شاہ صاحب موضع کھیر ضلع گجرات	عہ
۳۳	منشی مہر اللہ خانصاحب چھاؤنی مردان	سہ
۳۴	منشی فرزند علی صاحب فیروزپور	صہ
۳۵	ماسٹر عبد الرحمن صاحب اسلامیہ سکول کوہاٹ (باقی آئندہ)	صہ

[illegible] قادیان (پنجاب)

ہنگامۂ یورپ

وارسا میں مصائب - نیویارک کا ایک تار مظہر ہے کہ وارسا کے ایک خط میں لکھا ہے کہ فاقہ کشی سے اموات کا نظارہ قدم بہ قدم اور ہر ایک سڑک پر دیکھا جاتا ہے۔

فرانسیسی اشتراکیوں کی شرائط صلح - فرانسیسی اشتراکیوں کے شرائط صلح میں - السأس - لورین کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے - بشرطیکہ علاوہ جرمن تارکان وطن کے وہاں کے باشندوں کی بھی صلاح لے لیجائے - اور نیز تمام مفتوحہ ممالک کی واپسی ہیگ کی شرائط کی خلاف ورزی کا تاوان بلجیم اور دیگر جنگ کی غیر جانبداری تمام نقصانات کے پورے پورے معاوضہ کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

چین کے اعلان جنگ کی اہمیت - زیورچ کا ایک تار مظہر ہے کہ واشنگٹن کے اخبار آر باشنگٹن کا بیان ہے کہ چین کا جرمنی کے خلاف اعلان جنگ فوجی نقطہ نظر سے بالکل غیر اہم ہے لیکن تجارتی لحاظ سے اس کا بہت بڑا اثر پڑے گا - جس سے چین اور ممالک وسطی یورپ کے ابین تمام تعلقات کا خاتمہ ہو جائیگا - اور تمام آسٹروی اور جرمنی چین سے نکال دیئے جائیں گے۔

جنگی قیدیوں کی گرفتاری - سر ڈگلس ہیگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایپرہ کے حملے اور اس کے بعد کی جنگی کارروائیوں میں ہم نے ۴۵۴ قیدی اور ۲ توپیں گرفتار کیں ۳- آلات پرواز نیچے آتارے اور ۴ نیچے دھکیل دیئے ہمارے پانچ ہوائی آلات واپس نہیں آئے۔

رومانوی گورنمنٹ منتقل - پیٹروگریڈ کی تار برقی مظہر ہے کہ یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ رومانوی گورنمنٹ اور شاہی خاندان کو اودیشا آن ڈان کے مقام پر ہٹا دیا جائے۔

ایک رجمنٹ کی بغاوت - کیف کے تازہ تاروں میں مرقوم ہے کہ ایک اوکیرین رجمنٹ نے جو محاذ جنگ کو بذریعہ ریل روانہ ہو رہی تھی اسٹیشن کے محافظ سپاہیوں پر گولیاں چلائیں اور طرفین کے درمیان دیر تک معرکہ ہوتا رہا - آخر رجمنٹ نے ہتھیار ڈالدیئے - ۱۶ آدمی ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

اڈیسہ کا تخلیہ - اوڈیسہ کے ایک تار میں سرکاری طور پر اس کی تردید کی گئی ہے کہ ابھی سے اوڈیسہ کو جلد خالی کیا جارہا ہے۔

۱۲ سو قیدی - ایک روسی لاسلکی کمیونک مظہر ہے کہ سخت حملوں کے بعد رومانوی اینمسگیرس کی سڑک کے راستہ گارونس کے مغرب اوکنا میں واپس آگئے - ہم نے جوابی حملہ کر کے ۱۲ سو قیدی گرفتار کیے۔

رومانویوں کی پسپائی - رومانوی کمیونیک سے ابھی مرکی تصدیق نہیں ہوئی کہ میکنسن کا حملہ سست ہو رہا ہے۔

لونسکانی کے شمال میں گذشتہ ۴ روز سے پر زور معرکہ ہو رہا ہے جس میں رومانوی فوجوں کو باوجود سخت مقابلہ کے چھ میل بھگا دیا گیا - اس پسپائی سے رومانوی فوجوں نے اس ریلوے لائن کو چھوڑ دیا - جس پر اب تک وہ قابض تھے - اس وقت میکنسن اجوول کے اسٹیشن سے ۲ میل پر پہنچ چکے ہیں - جس پر اگر قبضہ برقرار رکھا گیا تو اس صورت میں جنرل شرباچیف کی وہ روسی فوج خطرہ میں پڑ جائیگی جو ٹروٹس کی وادی میں لڑ رہی ہے - اور جنرل موصوف کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑے گا۔

انگلستان پر ہوائی حملہ - ہوم ہیڈ رونے اعلان کیا ہے کہ فلکسٹاؤن کے بندرگاہ کے قریب دشمن کے ۲۰ آلہ ہائے پرواز کا ایک بیڑہ دکھائی دیا جو شرقی ساحل پر ۵ بجے شام کو نمودار ہوا - کلیکٹن کے قریب دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس کا ایک حصہ مارگیٹ کی طرف روانہ ہوا - بقیہ حصہ نے ساحل کو عبور کر کے ساوتھ اینڈ میں ۴۴ بم گرائے مارگیٹ میں بھی بہت سے بم پھینکے گئے - اسوقت تک جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق نقصان کی تفصیل یہ ہے ۸ مرد ۹ عورتیں اور ۲ بچے ہلاک اور قریباً ۵۰ اشخاص زخمی ہوئے۔

ریمز میں جرمن لائن ٹوٹ گئی - ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ بلجیم میں دونوں طرف سے توپیں سرگرم کار ہیں ریمز کے شمال مغرب میں ہمارے حملہ آور دستے جرمن لائنوں میں اکثر مقامات پر گھس گئے۔

جرمنوں کا حملہ مسترد - ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ ہم نے گوزی کورٹ کے شمال و مشرق میں ایک حملہ کیا اور دوسرا حملہ ورسیلز کے شمال میں کیا ایلس کے شمال میں دشمن کا ایک حملہ مسترد کیا گیا

ہندوستان کی خبریں

انڈیا لیجسلیٹو کونسل - اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس شملہ میں ۵ ستمبر کو منعقد ہوگا۔

ہندوستان کے لیے تجارتی کمشنر - مسٹر میڈک سی ایس جو گذشتہ دنوں روس کو ایک تجارتی مشن پر گئے تھے اس کام کے متعلق فرانس اور اٹلی کا دورہ کریں گے اور اس کے بعد لنڈن میں ہندوستان کے تجارتی کمشنر کے عہدہ کا چارج لیں گے۔

سندھ میں طوفان - موضع کندھ صورن میں جو روہڑی سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے بھاری سیلاب آیا بہت سے مکانات گر گئے - اور قریباً ایک لاکھ کا نقصان ہوا۔

خطاب سے محروم - سردار گوردیال سنگھ مان سابق پریذیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست فریدکوٹ بوجہ بدچلنی خطاب سردار بہادر سے محروم کیا گیا۔

حضور لاٹ صاحب پنجاب - حضور لاٹ صاحب پنجاب اپنا موسم خزاں کا دورہ ختم کرنے کے بعد ہفتہ کی شام کو لاہور سے شملہ کو روانہ ہو گئے۔

مسلم لیگ کی ممبری سے استعفیٰ - آنریبل میاں محمد شفیع آل انڈیا مسلم لیگ کی ممبری سے اس لیے مستعفی ہو گئے ہیں کہ کانگرس اور لیگ کے مشترکہ جلسہ میں جو بمبئی میں منعقد ہوا ہے خاموش مقابلہ کی تجویز پاس کی گئی ہے

کانگرس کی پریذیڈنسی - ۱۳- اگست کو بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں آئندہ اجلاس کانگرس کی صدارت کے لیے مسز اینی بیسنٹ کا نام تجویز کیا گیا ہے - اس معاملہ پر رائے لیے جانے پر نتیجہ حسب ذیل نکلا - مسز بیسنٹ ۴۵ رائیں راجہ محمود آباد ۳۴ رائیں - پنڈت مدن موہن مالوی مسٹر تلک مسٹر گاندھی - مسٹر مظہر حق ایک ایک

ایک ٹرین پر حادثہ - جی - آئی - پی ریلوے کے مار اسٹیشن پر ایک سخت تصادم ہوا - ایک اسپیشل ٹرین جس میں انگریزی اور ہندوستانی سپاہی تھے ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی، اور پانچ انگریزی سپاہی ہلاک ہو گئے - پانچ انگریزی دو ہندوستانی افسر اور ۳۰ - انگریزی اور ایک ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام ۱۲۰ سٹیم پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لیے شائع ہوا۔